Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۶ رشوال ۱۳۹۲ھ ۳ رفتح ۱۳۵۱ ہش ۳ دسمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۷۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ر فتح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۲ر فتح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:- "فلو اور گلے کی خرابی کی تکلیف ابھی چل رہی ہے"۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ - ۲ر فتح - کل یکم فتح بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ ربوہ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے بتایا کہ مقامی ڈاکٹر اور اطباء صاحبان کی مدد سے ربوہ کے احباب کی صحت کے متعلق جو سروے کیا گیا تھا اس کی رپورٹ موصول ہوگئی ہے (واضح رہے کہ اس سلسلے میں حضور خود بھی گزشتہ دنوں بنفسِ نفیس ربوہ کے مختلف محلہ جات میں تشریف لے گئے تھے)۔ حضور نے اس رپورٹ کی روشنی میں مقامی احباب کو نہایت اہم اور قیمتی ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ جن محلہ جات میں امراض کا زور رہا ہے وہاں پر مقامی عہدیداران کو فوری کارروائی کرنے اور مریضوں کے تسلی بخش علاج کا انتظام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ قرآنی ارشاد کے مطابق ہر مومن کو قوی اور امین ہونا چاہیئے اور ہم پر غلبہ اسلام کی جو عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے اس کا بھی یہ تقاضا ہے کہ ہر احمدی پوری طرح صحت مند ہو۔

حضور نے جلسہ سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ ایام میں ہمیں خاص طور پر یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جلسہ کو جو تکمیلِ اشاعت ہدایت اور جماعتی تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اس جلسہ کو کامیاب بنانے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کیلئے ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں پوری طرح انہیں نبھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دین چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو اور مصاحبت کے لئے ضروری ہے کہ دوست بار بار یہاں آئیں

وہ لوگ جو بار بار مرکز میں نہیں آتے میں یہی کہوں گا کہ انہوں نے جیسے چاہیئے تھا سلسلہ کی قدر نہ کی

"دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو، پھر مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے۔ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اُٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دُنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں۔ اور موت ہر وقت قریب ہوتی جا رہی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آگیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس سلسلہ کی معلوم ہی نہیں اُن کو جانے دو۔ مگر ان سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وُہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن پھر اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے رہے اور اُن باتوں کو جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سُنتے اور دیکھتے۔ وہ اپنی جگہ کیسے ہی نیک، متقی اور پرہیزگار ہوں۔ مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہ کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ اور تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے۔ اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے"۔

(الحکم ۱۷ر ستمبر ۱۹۰۱ء)

جماعتِ احمدیہ کا ۸۰ واں جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۲ء بروز منگل، بدھ، جمعرات منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب ابھی سے اس عظیم روحانی اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ اپنے سنجیدہ اور ذی علم غیر از جماعت دوستوں کو بھی جلسہ میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد - ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد ¤ پرنٹر:- سید عبدالحی ¤ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ماہ فتح ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مال سے نہیں مال دینے والے سے محبت ہونی چاہیئے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دائمی طور پر چھ بنیادی صفات سے متصف مومنوں کو فلاح کی بشارت سے نوازا ہے اور اُن کی اِن چھ بنیادی صفات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ وہ کامل مومن ہیں جو (۱) نمازوں میں عاجزانہ طریق اختیار کرتے ہیں، (۲) لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں، (۳) خدا کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں، (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، (۵) اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں اور (۶) اپنی نمازوں کی حفاظت کا فریضہ بہ تعہد بجالاتے ہیں۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں سورۃ المومنون آیات ۲ تا ۱۳)۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فلاح کو فوزِ مرام سے تعبیر کرنے کے بعد فلاح پانے والے مومنوں کی ان چھ صفات کو فوزِ مرام کے حصول کے چھ وسائل قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ چھ صفات فلاح پانے والے کامل مومنوں کی درجہ بدرجہ چھ ایمانی حالتوں کی آئینہ دار ہوتے ہوئے ان کے چھ مراتبِ عالیہ پر دلالت کرتی ہیں۔

فی الوقت ہم حصولِ فلاح کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رُو سے فوزِ مرام کے اِن چھ وسائل میں سے تیسرے وسیلہ یعنی انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت پر روشنی ڈال کر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنا ایک ایسا عمل صالح ہے جو ایک مومن کو حصولِ فلاح کا مستحق بناکر اسے فائز المرام کرنے کا موجب بنتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس تعلق میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر تیسرا کام مومن کا جس سے تیسرے درجہ تک قوت ایمانی پہنچ جاتی ہے عقل سلیم کے نزدیک یہ ہے کہ وہ لغو کاموں اور لغو باتوں کو ہی خدا تعالیٰ کے لئے نہیں چھوڑتا بلکہ اپنا عزیز مال بھی خدا کے لئے چھوڑتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ لغو کاموں کو چھوڑنے کی نسبت مال کو چھوڑنا نفس پر زیادہ بھاری ہے کیونکہ وہ محنت سے کمایا ہوا اور ایک کارآمد چیز ہوتی ہے جس پر خوشحال زندگی اور آرام کا مدار ہے۔ اس لئے مال کا خدا کے لئے چھوڑنا بہ نسبت لغو کاموں کے چھوڑنے کے قوت ایمانی کو زیادہ چاہتا ہے۔ اور لفظ اَفْلَحَ کا جو (سورۃ المومنون کی) آیات میں وعدہ ہے اُس کے اِس جگہ یہ معنی ہوں گے کہ دوسرے درجہ کی نسبت اِس مرتبہ میں قوت ایمانی اور تعلق بھی خدا تعالیٰ سے زیادہ ہو جاتی ہے اور نفس کی پاکیزگی اس سے پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ اپنے ہاتھ سے اپنا محنت سے کمایا ہوا مال محض خدا کے خوف سے نکالنا بجز نفس کی پاکیزگی کے ممکن نہیں۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۷۱)

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے محنت سے کمائے ہوئے اموال کو خرچ کرنا انسان کی قوت ایمانی پر دلالت کرتا ہے نیز خدا تعالیٰ سے پختہ تر تعلق اور نفس کی پاکیزگی کا بھی آئینہ دار ہوتا ہے کیونکہ قوتِ ایمانی میں ایزادی، نفس کی پاکیزگی اور تعلق باللہ میں ترقی کے بغیر انسان کے لئے اپنے مال کو خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو اپنے فضل کا مورد بناکر فلاح سے ہمکنار کرنا چاہتا ہے وہ ان کے دل سے مال کی محبت نکال کر مال دینے والے کی محبت کا بیج بو دیتا ہے۔ جوں جوں مال کی محبت سرد پڑ جاتی ہے مال دینے والے کی محبت ترقی پذیر ہوکر انہیں اِس بات پر آمادہ کرتی چلی جاتی ہے کہ وہ بظاہر محنت سے کمائے ہوئے مال کو فی الاصل مال دینے والے ہی کی راہ میں خرچ کرکے فلاح سے ہمکنار اور فائز المرام ہوتے چلے جائیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کامل مومنوں پر اس عنایتِ الٰہیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر جب عنایتِ الٰہیہ اس ورطۂ عظیمہ (مال کی محبت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے فتنہ) سے اس کو (یعنی مومن کو) نکالنا چاہتی ہے تو رزّاقیتِ الٰہیہ کا علم اس کو عطا کیا جاتا ہے اور توکل کا بیج اس میں بویا جاتا ہے۔ اور ساتھ اس کے ہیبتِ الٰہیہ بھی کام کرتی ہے اور دونوں تجلیات جمالی اور جلالی اس کے دل کو اپنے قابو میں لے آتی ہیں تب مال کی محبت بھی دل میں سے بھاگ جاتی ہے اور مال دینے والے کی محبت کا تخم دل میں بویا جاتا ہے اور ایمان قوی کیا جاتا ہے، اور یہ قوتِ ایمانی درجہ سوم کی قوت سے بڑھ کر ہوتی ہے کیونکہ اس جگہ مومن صرف لغو باتوں ہی کو ترک نہیں کرتا بلکہ اُس مال کو ترک کرتا ہے جس پر اپنی خوشحال زندگی کا سارا مدار سمجھتا ہے۔ اور اگر اس کے ایمان کو قوتِ توکل عطا نہ کی جاتی اور رزّاقِ حقیقی کی طرف آنکھ کا دروازہ نہ کھولا جاتا تو ہرگز ممکن نہ تھا کہ بخل کی بیماری دُور ہو سکتی۔ پس یہ قوت ایمانی نہ صرف لغو کاموں سے چھڑاتی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے رازق ہونے پر ایک قوی ایمان پیدا کر دیتی ہے اور نورِ توکل دل میں ڈال دیتی ہے۔ تب مال جو ایک پارۂ جگر سمجھا جاتا ہے بہت آسانی اور شرح صدر سے مومن اس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہے اور وہ ضعف جو بخل کی حالت میں نومیدی سے پیدا ہوتا ہے، اب خدا تعالیٰ پر بہت سی امیدیں ہو کر وہ تمام ضعف جاتا رہتا ہے اور مال دینے والے کی محبت مال کی محبت سے زیادہ ہو جاتی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۷۶)

پس محنت سے کمائے ہوئے مال کا صدقِ دل اور صدقِ نیت کے ساتھ شرح صدر سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ ایسا مومن ایمان کی پختگی، نفس کی پاکیزگی اور تعلق باللہ میں ترقی کی بدولت فوزِ مرام کے مرتبہ پر فائز ہے اور اِس لئے فائز ہے کہ عنایتِ الٰہیہ نے رزّاقیتِ الٰہیہ کے علم اور توکل علی اللہ کی خصوصی صفت سے اسے متصف کرکے اس کے دل کو مال کی محبت سے پاک کر دیا ہے اور اس کی جگہ مال دینے والے کی محبت اس میں بھر دی ہے۔ برخلاف اس کے جو شخص ممسک اور بخیل واقع ہوا ہے اور اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ایسا شخص اپنے دعوئ ایمان کے باوجود حقیقی ایمان سے بے بہرہ و بے نصیب ہے، نفس کی پاکیزگی اور تعلق باللہ میں کورا ہے، نہ اسے رزّاقیتِ الٰہیہ کا علم عطا ہوا ہے اور نہ توکل علی اللہ سے کوئی حصہ ملا ہے۔ اُس کے فلاح سے ہمکنار ہونے اور فوزِ مرام کے مرتبہ پر فائز ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اِسی لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اَور جگہ انفاق فی سبیل اللہ کو انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک قرار دیا ہے اور فرمایا ہے:۔

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۳۰)

الغرض ایک مومن کے فلاح سے ہمکنار ہونے اور فوزِ مرام کے مرتبہ پر فائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے دل میں مال سے زیادہ مال دینے والے کی محبت جاگزیں ہو تاکہ وہ مال دینے والے کے عطا کردہ مال کو خود اُسی کی راہ میں بشاشتِ قلب اور شرح صدر سے خرچ کر سکے۔ مال سے زیادہ مال دینے والے کی محبت دل میں اُس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ عنایتِ الٰہیہ اُسے حقیقی ایمان کی دولت سے مالا مال کرکے حقیقی پاکیزگی سے بہرۂ وافر عطا نہ کرے اور رزّاقیتِ الٰہیہ کا علم عطا کرکے اس کے اندر توکل کا بیج نہ بوئے اور اپنے فضل خاص کے نتیجہ میں اُسے اپنے قُرب سے نہ نوازے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انقلاب انگیز قوّتِ قدسیہ کے طفیل جنابِ الٰہی سے یہ سب کچھ ہمیں عطا ہوا ہے اِسی لئے خدا کی راہ میں اپنے اموال کو بطیبِ خاطر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرنا ہمارے لئے آسان کر دیا گیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات ہوں یا چندہ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے وعدہ جات یا دوسری طوعی مالی تحریکات ہم مسابقت کی روح کا عدیم النظیر مظاہرہ کرتے ہوئے ان میں والہانہ طور پر حصہ لیتے ہیں کیونکہ بہ فیضِ مسیح الزمان ہمارا امتیازی نشان ہی یہ ہے کہ

ہم مال کی نہیں مال دینے والے کی محبت سے سرشار ہیں۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور وہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یتیم پروری کی اہمیت اور اس کے متعلق اسلامی تعلیم

سلطان احمد پیر کوٹی

(۳)

فرمایا:-

فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا۔

یعنی جب تم انہیں ان کے مال واپس دو تو ان یتامیٰ کے روبرو گواہ مقرر کرلو اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لئے اکیلا کافی ہے۔ اور یہ احتیاطی تدبیر ہے تا آئندہ کبھی کوئی تنازعہ پیدا نہ ہو۔

اب ایک اور پہلو باقی رہ گیا تھا کہ یتیم کا کفیل اپنا وقت بھی خرچ کرتا ہے اور اپنے کام کا حرج بھی کرتا ہے اس طرح بظاہر اس کو اس کے اموال میں تصرف کرنے کا حق ملتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ بات درست ہے لیکن اگر کوئی شخص صاحب حیثیت ہے اور اسے دار مفاد کی ضرورت نہیں تو پسندیدہ یہی امر ہے کہ وہ حق الخدمت وصول نہ کرے اور اپنی خدمت کا اجر خدا تعالیٰ سے چاہے۔ لیکن اگر وہ محتاج ہے تو وہ مناسب حق الخدمت لے سکتا ہے۔ ایسا حق الخدمت نہ ہو جو یتامیٰ کے اموال کو نقصان پہنچانے والا ہو۔ جیسا کہ فرمایا:-

وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

یعنی جو شخص مالدار ہو اسے چاہیئے کہ وہ یتیم کے مال کے استعمال سے کلی طور پر اجتناب کرے۔ لیکن جو نادار ہو وہ مناسب طور پر اس مال میں سے کھائے۔ ایسا نہ کرے کہ یتیم کے بالغ ہونے کے خوف سے اسے جلد جلد خرچ کرنا شروع کر دے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا

یعنی یتامیٰ کے جوان ہونے کے خوف سے ان کے اموال ناجائز طور پر اور جلدی جلدی نہ کھاؤ۔ احادیث میں آتا ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ

اِنِّيْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَلِيْ يَتِيْمٌ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَاَثِّلٍ۔ (ابوداؤد)

میں محتاج ہوں میرے پاس کچھ نہیں اور میرے پاس ایک یتیم زیر کفالت ہے حضور نے فرمایا تو اپنے یتیم کے مال سے کھا۔ لیکن کھانے میں اسراف سے کام نہ لے۔ مناسب حال گذارہ لے۔ جلد جلد استعمال کرکے مال کو ختم نہ کردے اور نہ اس طرح کھائے کہ اصل مال ہی ختم ہو جائے اس حدیث سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ ضرورت مند یتیم کے مال سے حق الخدمت تو لے سکتا ہے لیکن وہ ایسا کرے کہ اس مال کو بڑھانے کے سامان کرے اسے کسی نفع مند کام پر لگائے اور پھر جو نفع ہو اس میں سے یتیم کی خوراک لباس اور دوسرے ضروری اخراجات کے علاوہ کچھ حصہ بقدر گذارہ بھی لے لے اصل زر محفوظ رکھے۔

مذکورہ بالا آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"اگر کوئی ایسا تم میں مالدار ہو جو صحیح العقل نہ ہو مثلاً یتیم یا نابالغ ہو اور اندیشہ ہو کہ وہ اپنی حماقت سے اپنے مال کو ضائع کر دے گا تو تم (بطور کورٹ آف وارڈس کے) وہ تمام مال جس پر سلسلہ تجارت اور معیشت کا چلتا ہے ان بے وقوفوں کے حوالہ مت کرو اور اس مال سے بقدر ضرورت ان کے کھانے اور پینے کے لئے دیدیا کرو اور ان کو اچھی باتیں قول معروف کی کہتے رہا کرو یعنی ایسی باتیں جن سے ان کی عقل اور تمیز بڑھے اور ایک طور سے ان کے مناسب حال ان کی تربیت ہو جائے اور جاہل اور ناتجربہ کار نہ رہیں۔ اگر وہ تاجر کے بیٹے ہیں تو تجارت کے طریقے ان کو سکھاؤ اور اگر کوئی اور پیشہ رکھتے ہوں تو اس پیشہ کے مناسب حال ان کو پختہ کر دو۔ غرض ساتھ ساتھ ان کو تعلیم دیتے جاؤ اور اپنی تعلیم کا وقتاً فوقتاً امتحان بھی کرتے جاؤ کہ جو کچھ تم نے سکھایا انہوں نے سمجھا بھی ہے یا نہیں۔ پھر جب نکاح کے لائق ہو جائیں یعنی عمر تقریباً ۱۸ برس تک پہنچ جائے اور تم دیکھو کہ ان میں اپنے مال کے انتظام کی عقل پیدا ہو گئی ہے تو ان کا مال ان کے حوالہ کر دو اور فضول خرچی کے طور پر ان کا مال خرچ نہ کرو اور نہ اس خوف سے جلدی کرکے کہ اگر یہ بڑے ہو جائیں گے تو اپنا مال لے لیں گے۔ ان کے مال کا نقصان کرو۔ جو شخص دولت مند ہو اس کو چاہیئے کہ ان کے مال میں سے کچھ حق الخدمت نہ لیوے لیکن ایک محتاج بطور معروف لے سکتا ہے۔ عرب میں مالی محافظوں کے لئے یہ طریق معروف تھا کہ اگر یتیموں کے کارپرداز ان کے مال میں سے لینا چاہتے تو حتی الوسع یہ قاعدہ جاری رکھتے کہ جو کچھ یتیم کے مال کو تجارت سے فائدہ ہوتا۔ اس میں سے آپ بھی لیتے۔ راس المال کو تباہ نہ کرتے سو یہ اسی عادت کی طرف اشارہ ہے کہ تم بھی ایسا کرو اور پھر فرمایا کہ جب تم یتیموں کو واپس کرنے لگو تو گواہوں کے روبرو ان کو مال دو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

یتیم کا مال کھانے کے متعلق بڑی وعید آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا (النساء)

جو لوگ ظلم سے یتیم کے مال کھاتے ہیں وہ یقیناً اپنے پیٹوں میں صرف آگ بھرتے ہیں۔ اور یقیناً وہ شعلہ زن آگ میں داخل ہوں گے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ

سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو۔ صحابہؓ نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ وہ سات چیزیں کونسی ہیں فرمایا:-

اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ (بخاری)

(۱) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) جادو کرنا (۳) کسی کو بغیر حق کے قتل کرنا (۴) سود خوری (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) میدان جنگ میں پیٹھ دکھانا (۷) پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا

گویا یتیم کا مال انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اگر انسان اپنی سلامتی چاہتا ہے تو اس سے بچنا اور اجتناب کرنا ضروری اور لابدی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے

اِنِّيْ اُحَرِّجُ مَالَ الْيَتِيْمِ وَالْمَرْاَةِ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۴۳۹)

میں یتیم اور عورت کے مال سے ہمیشہ بچتا رہتا ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زمانہ میں مبعوث ہونے کا ایک بڑا مقصد احیاء دین یعنی اسلام کو دوبارہ زندہ کرنا ہے اور ان احکام اسلام کو دوبارہ جاری کرنا ہے۔ جو ایک زمانہ سے امت مسلمہ نظر انداز کر چکی تھی آپ کے متبعین وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ کے مصداق ہیں۔ اسلئے ہمیں صحابہؓ کے رنگ میں رنگین ہونا چاہیئے اور ان اسلامی روایات کو زندہ کرنا چاہیئے جو مٹ چکی ہیں۔ یتامیٰ سے متعلق تعلیم بھی ایک حد تک نظر انداز کی جا رہی ہے۔ ہماری جماعت کو عموماً اسے زندہ کرنا چاہیئے اور اسکے تمام احکام پر عمل پیرا ہونا چاہیئے تا ہمارے بھائی اطمینان قلب سے ان قربانیوں کو پیش کریں۔ جن کا مطالبہ آج اسلام ہم سے کر رہا ہے خدا تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے ہمیں اپنی رحمتوں۔ افضال اور برکات کا مورد اور اپنی رضا کی جنتوں کا وارث بنائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک زرّیں کارنامہ

(مکرم عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغل پورہ)

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے زندۂ جاوید کارناموں میں سے ایک کارنامہ مخالفین اسلام کے حملوں کا دفاع ہے آج سے پون صدی پہلے متحدہ ہندوستان میں عیسائی پادریوں اور مشنریوں کی بے پناہ یلغار کے باعث اسلام اور مسلمانوں کی ہستی کو جو عظیم خطرہ پیدا ہو چکا تھا اُن کے تصور سے آج بھی بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے ایک طرف تو عیسائی پادریوں کی طرف سے اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایسی ایسی دل آزار کتابیں شائع کی گئیں کہ درد مند مسلمانوں کے سینے چھلنی ہو گئے اور دوسری طرف عیسائی پادریوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں اور بہتان تراشیوں سے متاثر ہو کر مسلمان گھرانے کثرت سے عیسائیت قبول کرنے لگے تھے جن میں بعض عالم دین کہلانے والے بھی تھے عوام بھی تھے اور خواص بھی تھے اس وقت ہر درد مند مسلمان کی آنکھ آسمان کی طرف اٹھ رہی تھی اور ہر ایک کی زبان پر یہی تھا کہ اب اسلام کا کیا بنے گا جماعت اسلامی کا داعی "ایشیا" لکھتا ہے:۔

"۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کے اقتدار کی ٹمٹماتی ہوئی آخری شمع بھی بجھ چکی تھی دوسری طرف انگریزی اقتدار کے جلو میں مکار پادری جدید علم کلام کے حربوں سے اسلام پر حملہ آور تھے اور مسلمانوں کو بتاتے تھے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں اس لئے عیسائیوں کو دنیا میں عروج و غلبہ حاصل ہے چونکہ حکومت بھی ان کے پشت پر تھی اس لئے ان کا استدلال عوام کو مات کر رہا تھا"

(ایشیا ۹ مارچ ۱۹۵۶ء)

دجالیت کا یہ فتنہ اتنا بڑھا ہوا تھا کہ اس کے دور کرنے کے لئے ایک ایسی زبردست شخصیت کی ضرورت تھی جو شان نبوت بھی اپنے اندر رکھتی ہو چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم قاری محمد طیب صاحب اپنی کتاب بنام "تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام" میں لکھتے ہیں:۔

"اس ختم دجالیت کے استیصال کے لئے چھوٹی موٹی روحانیت تو کیا بڑی سے بڑی ولایت بھی کافی نہ تھی عام مجددین اور ارباب ولایت اپنی روحانی طاقتوں سے بھی اس سے عہدہ برآ نہ ہو سکتے تھے۔ جب تک کہ نبوت کی روحانیت مقابل نہ آئے بلکہ محض نبوت کی قوت بھی اس وقت تک موثر نہ تھی جب تک کہ اس کے ساتھ ختم نبوت کا پاور شامل نہ ہو تو پھر شکست دجالیت کی صورت بجز اس کے اور کیا ہو سکتی تھی کہ اس دجال اعظم کو نیست و نابود کرنے کے لئے ایک ایسا خاتم المجددین آئے جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبیین سے ایسی مناسبت تامہ رکھتا ہو کہ اس کا مقابلہ بعینہٖ خاتم النبیین کا مقابلہ ہو مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختم نبوت کی روحانیت کا انجذاب اسی مجدد کا قلب کر سکتا تھا جو خود بھی آشنا ہو محض مرتبہ ولایت میں یہ تحمل کہاں کہ وہ درجۂ نبوت کی تجلی برداشت کر سکے چہ جائے کہ ختم نبوت کا کوئی انعکاس اپنے اندر اتار سکے نہیں بلکہ اس انعکاس کے لئے ایک ایسے نبوت آشنا قلب کی ضرورت تھی جو فی الجملہ خاتمیت کی شان بھی اپنے اندر رکھتا ہو تاکہ خاتم مطلق کے کمالات کا عکس اس میں اتر سکے اور ساتھ ہی خاتم مطلق کی ختم نبوت میں فرق بھی نہ آئے"

(کتاب تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۲۹)

مندرجہ بالا صفات کی شان رکھنے والا ایک شخص قادیان کی مقدس سرزمین سے اٹھا جس کا اسم گرامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام تھا اس نے اللہ سے خبر پاکر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا آپ کے لئے اسلام کے دفاع کے لئے سینہ سپر ہو کر میدان میں نکلے آپ نے اسلام کی صداقت کے لئے ایسے زبردست دلائل پیش کئے اور مروجہ عیسائیت کا یکسر باطل ہونا اس شدومد کے ساتھ ثابت کیا کہ پادریوں کو لینے کے دینے پڑ گئے بانیٔ احمدیت کی طرف سے عیسائیت کے بالمقابل اسلام کے کامیاب اور زوردار جوابی حملہ پر جہاں ایک طرف پادری کا تلملا اٹھے وہاں دوسری طرف پوری مسلمان قوم نے آپ کی اس عظیم الشان اسلامی خدمت کو بنظر استحسان دیکھا حتیٰ کہ آپ کے مخالفین نے بھی آپ کے اس بے مثل کارنامہ کو سراہا اور علی الخصوص اس معاملہ میں آپ کو نہایت فراخدلانہ الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ لکھا ہے۔

"اصلاح اور دفاع کے لئے دینی غیرت کے جذبہ سے عالم اسلامی میں جدید اسلامی فرقہ منصۂ شہود پر آیا ہے اور وہ احمدیت یا قادیانیت ہے یہ پنجاب پانچ دریاؤں کی زمین میں ظاہر ہوا ہے پنجاب کے شہر قادیان میں اس فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مختلف خیالات عقلیہ کی جنگ کے وقت پیدا ہوئے جب آپ جوان ہوئے اور آپ کی فراست درجہ کمال کو پہنچی آپ کو اپنے ملک کے مسلمانوں کی حالت دیکھ کر بہت دکھ ہوا جس سے آپ کو عمومی تکلیف لاحق ہوئی آپ کو ان گمراہ کن باطل اور غلط الزامات سے درد ہوا جو دشمنان اسلام کی طرف سے کئے جا رہے تھے ہاں وہ افسوسناک حالت جس نے بہت سے سنی مسلمانوں کو تکلیف میں ڈال رکھا تھا۔ حالت مذکورہ نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور بعض مسلمانوں کو عائد شدہ الزامات باطلہ کے ازالہ کے لئے اور مسلمانوں کو گزشتہ اچھی حالت کی طرف واپس لانے کے لئے مجبور کیا"

(الثقافہ قاہرہ مصر)

سید حبیب ایڈیٹر سیاست لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں کو بھگانے کے لئے عیسائیوں نے دین حقہ اسلام اور اس کے بانی صلے اللہ علیہ وسلم پر بے پناہ حملے کر دئے جن کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا......... ایک دو کے جو علماء دین بھی کہیں موجود تھے وہ ناموس شریعت حقہ کے تحفظ میں مصروف ہو گئے مگر کوئی زیادہ کامیاب نہ ہوا اس وقت مرزا غلام احمد صاحب میدان میں اترے اور انہوں نے مسیحی پادریوں اور آریہ اپدیشکوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے سینہ سپر ہونے کا تہیہ کر لیا۔ مرزا صاحب نے اس فرض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفین اسلام کے دانت کھٹے کر دیئے اسلام کے متعلق ان کے بعض مضامین لاجواب ہیں"

(کتاب تحریک قادیان صفحہ ۲۱۰)

ایک مسیحی رسالہ کا اقرار۔

"جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم بانی سلسلہ احمدیہ و مدعی مسیح موعود دم واپسین تک ایک طرف مسیحی مناظرین سے نبرد آزما رہے۔ دوسری جانب قرآنی الفاظ کی عجیب و غریب صرفی و نحوی موشگافیاں کر کے دیگر مسائل کی طرح وفات مسیح کے مسئلہ پر بڑے بڑے صاحب جبہ و دستار مولویوں کو اپنی غیر معمولی قرآنی بصیرت اور علم کلام پر عبور رکھنے کی وجہ سے بڑے بڑے جبہ علمائے اسلام کو اپنے دلائل و براہین کی ندرت اور معقولات و منقولات پر بے پناہ قدرت و دستگاہ سے حواس باختہ کر دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی زندگی میں ہر مکتب فکر کے ملاؤں کی شدید مخالفتوں کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب رہے اور اپنے پیچھے ایک بڑی فعال جان نثار جماعت دنیا میں چھوڑ گئے۔"

(رسالہ ہما اکتوبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۵)

مسٹر فری لینڈ ایبٹ لکھتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ نے دیگر ادیان کے بارے میں جس قدر دلائل پیش کئے ہیں زمانہ گذرنے کے ساتھ ساتھ اس سلسلہ کے شدید ترین مخالفوں نے بھی تمام دلائل قبول کر لیا ہے...... اپنے تبلیغی جوش اور عیسائیت کے خلاف پروپیگنڈا اور کثیر الاشاعت حملوں سے اس جماعت نے مسلمانوں کی اکثریت کے دلوں میں مضبوط ایمان پیدا کر دیا ہے گو یہ امر درست ہے کہ جمہور مسلمانوں میں مرزا غلام احمد صاحب کے ذاتی دعاوی نے مقبولیت حاصل نہیں کی اور آپ کی تحریک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے تاہم اس نے مسلمانوں کے قلوب میں یہ ایمان و یقین پیدا کر دیا ہے کہ یورپ کی موجودہ تمدنی اور قوت کا سرچشمہ عیسائیت ہرگز نہیں اور دنیا کا سچا دین صرف اسلام ہے"

(اسلام اور پاکستان)

درخواست ہائے دعا

مکرم ملک لطیف احمد سرور آف شیخوپورہ کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (قمر النساء بی مہر کی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

نوٹ۔ خاکسار کی اہلیہ والدہ صاحب خالد کی وجہ سے بیمار ہیں پہلے سے خدا کے فضل سے کافی آرام ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل شفا کے لئے درخواست دعا ہے۔ (میاں غلام محمد سب برج انسپکٹر ریلوے ریٹائرڈ شیخ پور ضلع گجرات)

۳۔ میرے بھائی غلام محمد خان آف کمریال کا موضع ۷۲/۱۱/۲۰ کو جبڑا والا میں مثانہ کا اپریشن ہوا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ (عبدالحق دوکاندار چک ۱۹ ضلع لائل پور)

۴۔ خاکسار کا پنشن کا کیس افسران بالا کے پاس کارروائی کے لئے گیا ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اس کا جلد فیصلہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں اور مشکلات کو آسان کرے۔ آمین (مظفر حسین عباسی کمراچی)

۵۔ برادران رفیق الدین احمد، مظفر احمد ضیاء، سید محمد فائق شاہ اور منصور احمد خان آجکل بی اے، بی ایس سی کے امتحانات میں شرکت کر رہے ہیں احباب جماعت سے ان کی نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (عبدالباری قیوم بی۔ اے ربوہ)

تفسیر سورۃ آل عمران و نساء کے عظیم خزانہ کو حاصل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے ادارہ المصنفین ربوہ۔

9
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۴)

مسل نمبر ۲۰۹۶۶ میں محمد صدیق ولد محمد اسمٰعیل صاحب قوم آرائیں پیشہ دوکانداری عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۱۰ روپے ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد صدیق کریانہ مرچنٹ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر۔
گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر سندھ۔
گواہ شد۔ منیر احمد بٹ صدر موصیان نبی سرروڈ۔

مسل نمبر ۲۰۹۶۷ میں محمد شریف ولد کریم بخش مرحوم قوم آرائیں پیشہ دوکانداری عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) بارہ ایکڑ زمین مالیتی -/۹۶۰۰ روپے ۲۔ ایک عدد مکان نیم پختہ جو کسی کی زمین پر بنا ہوا ہے اس کی مالیت -/۴۰۰ روپے ہے (۳) ایک عدد راس بھینس مالیتی -/۸۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد شریف کریانہ مرچنٹ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر۔
۱۸۶۶۵
گواہ شد منیر احمد بٹ صدر موصیان نبی سرروڈ وصیت
گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۲۰۹۶۸ میں نصرت پروین زوجہ محمد حنیف صاحب قوم مسلم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ احمدیہ ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی ۲ تولے مالیتی مبلغ -/۸۰۰ روپے
۲۔ حق مہر مبلغ -/۸۰۰ روپے بذمہ خاوند

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ نصرت پروین زوجہ محمد حنیف صاحب کوٹ احمدیہ بواسطہ ٹنڈو غلام علی ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد۔
گواہ شد۔ چوہدری منیر احمد کوٹ احمدیہ ضلع حیدرآباد
گواہ شد۔ چوہدری محمد حنیف خاوند موصیہ کوٹ احمدیہ ضلع حیدرآباد۔

مسل نمبر ۲۰۹۶۹ میں راشدہ پروین بنت اسلام باری صاحب قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عارف والا ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ نیز میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ۔ راشدہ پروین بنت اسلام باری صاحب طالبہ ایف۔ اے سیکنڈ ایئر ناصر ہسپتال عارف والا ضلع ساہیوال۔
گواہ شد۔ ارشاد باری ولد اسلام باری ظفر میڈیکل سٹور قبولہ ضلع ساہیوال۔
گواہ شد۔ ڈاکٹر خالد ہاشمی ایم بی بی ایس جماعت احمدیہ عارف والا ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۰۹۷۰ میں صفیہ منیر ملک زوجہ منیر ملک صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۳۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی کل وزن ۱۲ تولے مالیتی -/۲۴۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ صفیہ منیر ملک زوجہ منیر ملک صاحب ۸/A-۱-E-۱۸ ناظم آباد کراچی ۱۸۔
گواہ شد۔ منیر ملک خاوند موصیہ ۸/A-۱-E-۱۸ ناظم آباد کراچی ۱۸۔
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد ۵-۳۰۴-۱ کے ڈی۔ اے سکیم نمبر ۱ کراچی ۸۔

مسل نمبر ۲۰۹۷۱ میں فاطمہ بیگم بیوہ چوہدری محمد حسین صاحب قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن چک ۱۳۵ گ ب جھال اوکاڑہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے مرحوم خاوند کو معاف کر چکی ہوں (۲) زرعی زمین نہری رقبہ سیم زدہ ۱/۲ ۴ ایکڑ چک ۱۳۴ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور مالیتی -/۱۲۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے سالانہ بشرح چندہ عام آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ فاطمہ بیگم بیوہ محمد حسین صاحب معرفت مسعود احمد باجوہ ایف بلاک اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔
گواہ شد۔ نذیر احمد باجوہ امیر ضلع اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔
گواہ شد۔ مسعود احمد باجوہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۰۹۷۲ میں صفیہ بیگم زوجہ لطیف احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر مبلغ -/۸۰۰ روپے بذمہ خاوند ۲۔ زیورات طلائی۔ الف۔ کانٹے ایک جوڑی وزن ۱/۲ ۱ تولہ (ب) گلوبند طلائی وزنی ۲ تولے ۶ ماشے (ج) چوڑیاں طلائی تین عدد وزنی ۳ تولے کل وزن زیور طلائی سات تولے مالیتی -/۲۰۳۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ صفیہ بیگم زوجہ لطیف احمد ۷/۵ مسجد احمدیہ ساہیوال۔
گواہ شد۔ نصیر احمد سیکرٹری تحریک جدید ساہیوال
گواہ شد۔ لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال۔

— باقی —

تقریب شادی

مورخہ ۱۹/۱۱/۷۲ کو مکرم ظہیر احمد صاحب متھاس ابن لیفٹیننٹ غلام احمد صاحب کی تقریب شادی شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں عمل میں آئی۔ ان کا نکاح خاکسار نے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر محترمہ نادرہ بیگم بنت سید بہادر محمد صاحب سے پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے (ملک مبارک احمد صدر جماعت احمدیہ چکوال۔

فریگرنٹ اینٹی پمپل کریم
کیل پھنسیاں۔ داغ۔ دھبے دور کرنے کے لئے مفید ہے -/۳ روپے۔ المنار دواخانہ۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کوشش کریں کہ کوئی احمدی نوجوان تحریک جدید میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے

اپنی اہمیت کو سمجھو اور وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے دین کے لئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کو میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان کا فرض ہے کہ وہ اس سال وہ کوشش کریں کہ کوئی نوجوان ایسا نہ رہے جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو ہر جگہ کے خدام الاحمدیہ ہر فرد کے پاس جائیں اور تسلی کرلیں کہ ایک نوجوان بھی ایسا نہیں رہا جس نے تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا۔ اسی طرح جیسا کہ معلوم ہے ہر جگہ خدام الاحمدیہ قائم نہیں۔ میں جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اپنی جگہوں پر مجلس خدام الاحمدیہ قائم کریں اور کوئی جگہ ایسی نہ رہے جہاں جماعت احمدیہ موجود ہو اور مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہ ہو۔ نوجوانوں میں کام کی جو تحریک کی جائے وہ جلد اور بسہولت ترقی کرے۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کے لئے وہ خود ہی ہر قسم کے رستے کھولے گا۔ لیکن یہ اس کی عنایت ہے کہ وہ ہمیں اس کام کا موقعہ دے رہا ہے۔ پس مبارک ہے وہ شخص جسے خدا تعالیٰ نے ایسے زمانہ میں پیدا کیا جس کی امید لگائے ہوئے بڑے بڑے صلحاء اور اولیاء اور بزرگ سینکڑوں سال سے انتظار کر رہے تھے۔ اور مبارک ہے وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ اس زمانہ میں پیدا کرکے اسے حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی بھی توفیق بخشی جس کی انتظار سینکڑوں سال سے دنیا کر رہی تھی۔ اس کی اہمیت اس بات سے معلوم ہو سکتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں برف کے میدانوں میں گھٹنوں کے بل بھی چل کر جانا پڑے تو اس کے پاس پہنچو اور اسے میرا سلام بھی پہنچاؤ۔ اور پھر مبارک ہے وہ شخص جس کو حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی بھی توفیق بخشی۔ اور ایسے کام کی توفیق بخشی کہ اسے اس غرض کو جس کے لئے وہ دنیا میں آیا تھا پورا کرنے کے لئے مقدم حصہ ملا۔ اور ایسا حصہ ملا کہ خدا تعالیٰ کے دفتر میں سابقون الاولون میں لکھا گیا ہے پس نوجوانوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ذریں موقعہ عطا فرمایا ہے جو صدیوں بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہزاروں سال میں بھی میسر نہیں آتا۔ دنیا نے چھ ہزار سال تک انتظار کیا پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ پھر تیرہ صدیاں مسلمانوں نے بھی انتظار میں گزاریں۔ پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب، بروز اور خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ اس زمانہ کو شیطان کی آخری جنگ کہا گیا ہے گویا اس سے زیادہ نازک وقت دنیا پر کبھی نہیں آیا۔ اور آئندہ کبھی نہیں آئے گا سو اس موقعہ پر جس کو کام کرنے کی توفیق ملے وہ نہایت ہی بابرکت انسان ہے پس اپنی اہمیت کو سمجھو۔ وقت کی نزاکت کو محسوس کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرو جو اس نے تمہارے ہاتھوں کی پہنچ میں رکھی ہے صرف تمہیں اپنا ہاتھ لمبا کرنے کی ضرورت ہے جس کے لئے وہ صلحاء اور بزرگ بھی ترستے رہے جن کو یاد کرکے تمہاری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ اور تم ان پر رشک کرتے ہو۔ جس طرح ان کا تقویٰ اور ان کا زہد تمہارے لئے قابل رشک ہے۔ اسی طرح تمہارا اس زمانہ میں کام کرنا بھی ان کے لئے قابل رشک ہے حضرت شبلی۔ حضرت جنید بغدادی، حضرت شہاب الدین سہروردی، خواجہ معین الدین چشتی۔ حضرت محی الدین ابن عربی کے نام جب تم پڑھتے ہو۔ تو تمہیں اس بات پر رشک آتا ہے کہ انہوں نے کس کس رنگ میں خدا تعالیٰ کو پانے کی کوشش کی۔ کیا کیا رستے ان کے لئے برکتوں کے کھولے اور تم رشک کرنے میں حق بجانب ہو کیونکہ وہ اپنے زمانہ میں دین کے ستون تھے وہ اپنے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی امت کے نشان تھے اور خدا تعالیٰ کا چہرہ دکھانے والے تھے۔ میں سچ کہتا ہوں وہ بھی تم پر رشک کرتے ہیں کیونکہ تمہیں خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں پیدا کیا ہے۔ جس کے لئے ان کو بھی تڑپ تھی۔ پس اپنی حیثیت کو سمجھتے ہوئے اور اپنے عالی مقام کو دیکھتے ہوئے تم وہ طریق کار تلاش کرو جو بڑے درجہ کے لوگوں کو اختیار کرنا چاہیئے۔"

(الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۵۰ء)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ!

ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ ۳۱ دسمبر رفتح کو ختم ہوگا

غلبۂ اسلام کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو الٰہی تحریک نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے نام سے جاری فرمائی تھی اور جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ہمارے واجب الاطاعت امام ہمام کو یہ خوشخبری بھی دے دی تھی کہ یہ تحریک کامیاب ہوگی۔ اس میں مخلصین جماعت مرد و زن نے والہانہ لبیک کہتے ہوئے فراخدلی سے وعدے کئے تھے۔ ادائیگیوں کے لئے حضور نے چار مراحل مقرر فرمائے۔ اور تیسرا مرحلہ ۳۰ نبوت ۵۱ ہش (۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء) کو ختم ہونا تھا۔

جماعتوں اور احباب کی یہ درخواست تھی کہ چونکہ یہ مرحلہ یکم صلح (یکم جنوری ۱۹۷۲ء) کو شروع ہوا تھا اس لئے پورا سال ۳۱ فتح / دسمبر کو پورا ہوتا ہے۔ دوسرے غیر معمولی اور ہنگامی ملکی حالات کی وجہ سے سال کے پہلے حصہ میں وصولیوں کی رفتار خاطر خواہ نہ رہی۔ اس لئے حضور یہ اجازت فرماویں کہ وعدوں کی ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ ۳۱ فتح ۱۳۵۱ ہش (۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء) کو ختم ہو۔

حضور نے اسے منظور فرمالیا ہے

اب امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر ایک وعدہ کنندہ سے اتنی فیصد رقم ضرور وصول کرکے مرکز میں بھجوا دیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

ظہور احمد
(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائلپور کے زیر اہتمام

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

محترم چوہدری صاحب موصوف "موجودہ حالات میں طلباء کی ذمہ داری" کے موضوع پر ۳ دسمبر بروز اتوار ۲½ بجے سہ پہر محمد حسن مولا بخش ہال نزد (باغ والی مل) فیکٹری ایریا لائلپور میں تقریر فرمائیں گے احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔

(صدر) احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائلپور

فوجی بھرتی

۷ دسمبر ۷۲ء بروز جمعرات بوقت ۹ بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی امیدواران تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ساتھ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی:۔

قد ۵ فٹ ۴ انچ۔ چھاتی ۳۲-۳۰

وزن ۱۰۷ - عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال

تعلیم پانچ جماعت۔ نوٹ: ان پڑھ جوانوں کی بھی بھرتی ہوگی۔ (ناظر امور عامہ)

اپنے اموال کو بے دریغ خدا کی راہ میں خرچ کرکے اس کے بے انتہا فضلوں کو کھینچئے ([illegible])